آسیہ مرزا

من مورکھ کی بات نہ مانو

عباد گیلانی بلڈ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ وہ اپنی بیوی مومنہ کو چھوڑ کر اپنے بیٹے حازم کو اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور دوسری شادی عاظمہ سے کر لیتا ہے۔ حازم اپنی سوتیلی ماں عاظمہ اور بھائی بابر کے ساتھ اچھی زندگی گزار رہا ہوتا ہے مگر اپنے باپ عباد گیلانی کی بیماری کی وجہ سے فکر مند رہتا ہے جبکہ عاظمہ اور بابر اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔
حوریہ مومنہ کی بھتیجی اپنی پھوپھو اور اپنی دوست فضا سے بہت محبت کرتی ہے۔ فضا کی ایک امیر زادے سے دوستی ہے اور وہ گھر والوں سے چھپ کر ملتی رہتی ہے۔ حوریہ کو اس بات سے اختلاف ہے وہ فضا کو سمجھانے کی کوشش کرتی رہتی ہے کہ وہ اس راستے پر نہ چلے۔
عباد گیلانی جب موت کو اپنے قریب دیکھتا ہے تو مومنہ کے باپ یاور علی کو بلاتا ہے اور اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا ہے۔ حازم کو خاص طور سے اس کے نانا یاور علی سے ملواتا ہے مگر حازم اپنے نانا سے مل کر اچھے تاثرات کا اظہار نہیں کرتا۔
(اب آگے پڑھیے)

چھٹی قسط

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا کہ مجھے فارمیلٹی نہیں نبھانا پڑے گی۔" بابر اپنے اعصاب بڑی چابکدستی سے سنبھال کر اپنے مخصوص انداز میں ہنس رہا تھا۔

"بدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا۔"

"مجھے کال کرنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی آپ کو میرا کانٹیکٹ نمبر یقیناً" فضا نے دیا ہوگا۔" وہ چیخی تھی۔

"خاصی سمجھ دار معلوم ہوتی ہیں۔" بابر نے اسے سراہا۔

"مجھے کال کرنے کا مقصد۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔

"آپ کی پارسائی پر حرف لانے کے لیے ہر گز نہیں کیا ہے۔" وہ ہلکے سے ہنسا۔ حوریہ کو تو ایسا ہی لگا' تاہم وہ چپ رہی وہ بولا۔

"ایکچوئلی فضا بہت ڈسٹرب ہے آپ نے اس سے سارے رابطے ہی ختم کر لیے ہیں۔ وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ میں آپ سے ریکویسٹ (درخواست) کروں کہ آپ اس سے کانٹیکٹ کر لیں۔" وہ جلدی سے بات بناتے ہوئے بولا۔

"آخر وفاداری تو ہونی چاہیے نا۔۔۔ برسوں کی دوستی توڑ ڈالی آپ نے تو۔"

"میں نے اس سے یہ رابطہ آپ کی وجہ سے ہی توڑا ہے مسٹر اور یہ بات فضا اچھی طرح جانتی ہے۔ اگر نہیں جانتی تو اسے یہ سمجھا دیجیے گا کہ۔۔۔ جہاں عزت پر حرف آنے کا اندیشہ ہو وہاں رابطے سمیٹ لینا عقل مندی ہے اور ختم کر دینا اور بھی عقل مندی۔"

"اوہ۔" وہ بھنویں اچکا کر رہ گیا۔ مگر وہ لائن ڈس کنیکٹ (منقطع) کر چکی تھی۔

بابر نے اپنے موبائل کو گھورا پھر لب بھینچ کر موبائل ایک طرف پھینک دیا۔

"ہوں! کافی ٹیڑھی معلوم ہوتی ہے۔" اس نے کشن گود میں دبایا اور ترچھا لیٹ گیا۔ ہر لڑکی فضا نہیں ہوتی جس کا حصول بے حد آسان ہوتا ہے۔

کچھ سیپ میں بند موتی کی مانند ہوتی ہیں مضبوط خول میں بند۔

اور بابر کو جانے کیوں یکدم سے ضد ہونے لگی کہ۔۔۔ اسے یہ خول توڑنا چاہیے۔

☆ ☆ ☆

بابر کے فون نے حوریہ کو ڈپریشن میں مبتلا کر دیا۔ وہ موبائل ایک طرف رکھ کر بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اسے فضا پر غصہ آ رہا تھا جس نے بابر کو اس کا کانٹیکٹ نمبر دے دیا۔

اس نے کچھ سوچ کر موبائل اٹھا کر فضا کا نمبر ڈائل کیا۔ مگر پاور آف آ رہا تھا۔ اس نے سوچا آج فضا نے اس کا سیل فون نمبر دے دیا کل ایڈریس دے گی۔ تو کیا وہ اس کے گھر تک پہنچ جائے گا اس خیال ہی سے اسے وحشت ہونے لگی۔ آخر وہ اس سے رابطہ کیوں کر رہا تھا۔

وہ موبائل پکڑے مختلف سوچوں کے تانے بانے بننے میں لگی ہوئی تھی۔

اس کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ فضا جب بابر سے بات کر سکتی تھی اسے کہہ سکتی تھی کہ مجھ سے رابطہ کرے۔ تو وہ خود بھی تو اسے ایک فون کر سکتی تھی۔

یقیناً" وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ اسے فضا نے ہر گز نہیں کہا ہوگا۔

تاہم اس کے سیل فون کا نمبر تو فضا نے ہی یقیناً" اسے دیا ہے۔

اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ فضا کے گھر جائے گی اور اس کی اچھی طرح سے خبر لے گی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

"نوری پلیز چائے بنا دو۔" وہ کمرے سے باہر آکر نوری سے کہہ کر خود صحن کی طرف چلی گئی۔ اسے کھلی فضا کی شدت سے خواہش ہونے لگی۔

☆ ☆ ☆

"آج تم بہت دیر تک سوئیں۔" یاور علی نے رقیہ بھابھی کے ہاتھ سے چائے کا مگ تھامتے ہوئے مومنہ سے پوچھا۔ جو ابھی نماز سے فارغ ہو کر یاور علی کے کمرے میں آکر بیٹھی تھی۔

"ہاں بس نیند زیادہ ہی آگئی۔" یاور علی نے اسے دیکھا پھر جواباً" کہا۔

"رات دیر تک جاگتی رہی ہوں نا۔" مومنہ یکدم نظریں چرا کر مسکرائی۔

"جی ایک کتاب ہاتھ لگ گئی۔ پڑھنے میں وقت کا پتا ہی نہ چلا۔" یاور علی فقط اسے دیکھ کر رہ گئے پھر رقیہ بھابھی سے بولے۔

"تم بھی بیٹھو۔ مجھے کچھ بات کرنی ہے تم دونوں سے۔" مومنہ نے ذرا سا چونک کر یاور علی کو دیکھا۔ جن کے چہرے پر کچھ غیر معمولی پن تھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھے جیسے بات شروع کرنے کے لیے لفظوں کا چناؤ کر رہے ہوں۔

"کیا ہوا ابا جی! کیا بات کرنی ہے۔" کوئی خاص بات ہے کیا رقیہ بھابھی بولیں۔

"ہاں۔۔۔ حوریہ کے سلسلے میں، میں تم دونوں سے مشورہ لینا چاہتا ہوں۔" یاور علی گویا ہوئے پھر لمحہ توقف کے بعد بولے۔

"عباد کا فون آیا تھا میرے پاس۔" مومنہ کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزر گیا۔ تاہم وہ چپ رہی اور ان کے آگے بولنے کی منتظر رہی۔

"وہ دراصل حازم کی شادی کرنا چاہتا ہے۔" یاور علی بولے۔۔۔ تو مومنہ بے اختیار ایک ہلکی سانس بھر کر رہ گئی پھر سر ہلکے سے اثباتی انداز میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں وہ باپ ہے اس کا ہر فیصلہ کر سکتا ہے۔"

"نہیں وہ یہ فیصلہ اکیلا نہیں کرنا چاہتا ہے۔" یاور علی اس کی دلی کیفیت جان کر وضاحت کی۔

"وہ حازم کی شادی حوریہ سے کرنا چاہتا ہے اور اس نے باقاعدہ پیام دیا ہے۔"

"حوریہ۔۔۔ سے! مومنہ کے لیے یہ دھچکا ہی تھا۔ رقیہ بھابھی کے لیے بھی یہ جملہ قطعی غیر متوقع ثابت ہوا۔۔۔ وہ دونوں یکدم چپ رہ گئیں۔

"وہ کہہ رہا تھا کہ وہ حوریہ کو اپنی بہو بنا کر بہت خوشی محسوس کرے گا۔ اور یہ خواہش فقط اس کی ہی نہیں ہے۔۔۔ حازم کی بھی یہی خواہش ہے۔"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے ابا جی!" رقیہ بھابھی سسر کا چہرہ تکنے لگیں۔ پھر مومنہ کی طرف دیکھا۔ مگر وہ اس دھچکے سے بالکل چپ ہو کر رہ گئی تھی۔ شاید اس کے ذہن کے گوشے میں یہ بات کہیں بھی نہیں تھی۔

"میری صبح عادل سے بھی بات ہوئی ہے اس سلسلے میں۔"

"اچھا۔۔۔ پھر وہ کیا کہہ رہے تھے۔" رقیہ بھابھی نے بے چینی کا اظہار کیا۔

"وہ جلدی میں تھا آفس جانا تھا اسے کہہ رہا تھا رات کو تفصیلی بات کریں گے۔ میں نے سوچا تم دونوں کی بھی رائے معلوم کرلوں۔" پھر مومنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ کہو گی نہیں۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔" وہ عام سے انداز میں بولی۔ مگر اس کی آنکھوں میں افسردگی سی تھی۔

"وہ باپ ہے اس کو پالا پوسا ہے۔ جوان کیا ہے۔ وہ اس کا ہر فیصلہ کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔ وہ اس کے بارے میں اچھا ہی سوچے گا۔" اس کی بھوری آنکھوں کے پار ایک گہری اداسی گھلنے لگی۔ دوسرے پل وہ ہلکے سے ہنس دی۔

"حازم... بچہ تو نہیں ہے۔ ہاں اس کی شادی ہونی چاہیے اب۔"

یاور علی سر کو ہلکے سے جنبش دے کر چائے کا مگ ایک طرف رکھتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"حازم تمہارا بیٹا ہے۔ اس کی زندگی کا یہ بہت اہم سفر ہے' تم ماں ہونے کے ناطے اپنی رائے دینے بلکہ فیصلہ کرنے کا حق رکھتی ہو۔" مومنہ نے کچھ کہنا چاہا کہ وہ جلدی سے بولے۔

"یہ حق تمہیں عباد دے چکا ہے۔ وہ خود یہ کہہ رہا تھا کہ میں اور حازم مومنہ کے ہر فیصلے کو تسلیم کریں گے اسے مقدم جانیں گے۔"

یاور علی کی بات پر مومنہ یکدم مضطرب سی دکھائی دینے لگی۔

"آپ... آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں!" وہ الجھی نظروں سے یاور علی کو دیکھنے لگی۔

"وہی جو تمہاری ہوگی۔"

"میری مگر میں..." وہ متعجب ہوئی پھر ہلکی سانس بھر کر رقیہ بھابھی کی طرف اشارہ کیا۔

"حوریہ کی ماں ہونے کے ناطے تو یہ فیصلہ بھابھی کا ہونا چاہیے اور عادل بھائی کا..."

"نہیں مومنہ ایسا مت کہو۔" رقیہ بھابھی نے فوراً اسے ٹوکا۔

"میں بے شک حوریہ کی ماں ہوں۔ مگر حوریہ کو تم نے ماں سے بڑھ کر پیار دیا ہے۔ اسے پالا ہے اس سے بے حد محبت کرتی ہو ہم سب جانتے ہیں یہ بات۔" مومنہ مبہم انداز میں مسکرائی۔

"محبت کرتی ہوں اسی لیے فیصلہ نہیں کر پاؤں گی۔" وہ کرسی سے اٹھنے لگی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا..." یاور علی نے الجھ کر اسے دیکھا۔

"ابا جی... مجھے حوریہ بے حد عزیز ہے اور حازم میرا بیٹا ہے تو کیا ہوا۔ میں حوریہ کے لیے خود غرضانہ فیصلہ نہیں کر سکتی۔ میں نہیں جانتی کہ گیلانی ہاؤس میں حوریہ کو کیا ماحول ملے گا۔ ایک بار میں اس گھر سے بہت بڑی چوٹ کھا کر نکالی گئی ہوں۔"

"مگر اب وقت بدل گیا ہے مومنہ۔" یاور علی کچھ مضطرب دکھائی دینے لگے۔ انہیں مومنہ کی یہ سرد مہری کاٹنے لگی' بے چین کرنے لگی۔

"کسے پتا ہے گیلانی ہاؤس میں وقت بدل گیا ہے یا نہیں۔ یہ تو مبہم ہے' محض قیاس پر مبنی۔

ستائیس سال پہلے بھی بہت خوش نما اور دلکش دکھائی دیا تھا۔ مگر نزدیک آنے پر پتا چلا کہ... وہ نخلستان نہیں صحرا تھا۔" یاور علی کو اپنے اعصاب کھنچتے ہوئے محسوس ہوئے' جیسے الاسٹک کو کوئی دو طرف سے کھینچ کر چھوڑ دے۔ انہیں مومنہ کے اس ردعمل کی توقع نہیں تھی وہ تو سوچ رہے تھے کہ وہ اس خبر پر خوش ہو جائے گی۔

"تو کیا تمہارے نزدیک حازم حوریہ کے قابل نہیں۔ تم حوریہ کے لیے اسے مسترد کرتی ہو۔" وہ نڈھال سے انداز میں ہلکی سانس بھرتے ہوئے بولے۔

"نہیں میں نے یہ تو نہیں کہا ابا جی۔" وہ نرمی سے بولی۔ مگر اس نرمی میں نرمی کے ساتھ ایک سرد مہری رچی ہوئی تھی۔

"حازم کو جہاں تک میں نے سمجھا ہے وہ گیلانی ہاؤس میں پلنے بڑھنے کے باوجود ایک قابل بھروسا لڑکا ہے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"تو پھر۔" یاور علی الجھ رہے تھے۔ رقیہ بھابھی بھی خاموش تھیں۔
"میں گیلانی ہاؤس کے ماحول کی بات کر رہی ہوں اباجی۔"
"ہاں مگر بائیس سالوں میں بہت کچھ بدل گیا ہے مومنہ۔ نہ ٹوٹنے والا آج تمہارے سامنے ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔۔۔ عباد جیسا شخص بدل گیا ہے تو۔ ماحول کا کیا ہے وہ تو انسانوں کے اپنے رویوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ انسان بدل جائے رویے بدل جائیں تو ماحول بھی بدل جاتا ہے۔ دیواریں وہی رنگ پیش کرتی ہیں جو ان پر پھیر اگیا ہو۔" یاور علی کا لہجہ دفاعیہ سا تھا۔ مومنہ ہلکے سے مسکرائی۔ مگر اس مسکراہٹ میں خوشگواریت نہ تھی ایک یاسیت تھی۔
"ٹوٹنے اور بدلنے کے لیے بائیس سالوں کا سفر کرنا پڑا ہے۔ بہت کچھ کھونا پڑا ہے' ایک صحرا کا سفر کرنا پڑا ہے۔ خدا نہ کرے کہ حوریہ کے لیے ایسی کوئی آزمائش آئے۔" وہ ایک دم گھبرا کر بولی۔
"آپ اور عادل بھائی کو فیصلے کا اختیار ہے۔ میں حازم کی ماں ہوں اس کے لیے سوچوں گی تو مجھے حوریہ سے بہتر کوئی اور لڑکی نظر نہیں آئے گی۔ بہتر یہ ہے کہ آپ خود فیصلہ کریں۔" اس مرتبہ اس نے رقیہ بھابھی کو مخاطب کر کے کہا اور ان کا جواب سنے بغیر کمرے سے نکل گئی یاور علی کا دل کبیدہ سا ہونے لگا وہ افسردگی سے رقیہ بھابھی سے مخاطب ہوئے۔
"کیا تم بھی مجھ سے اتفاق نہیں کرو گی۔"
"آپ کا حکم' آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر اباجی مگر مجھے کچھ ڈر سا لگ رہا ہے کہیں مومنہ کا وہم اور اندیشے۔۔۔"
"نہیں رقیہ۔" یاور علی اس کی بات کاٹ گئے۔ "وہ وہم نہیں کر رہی ہے۔ وہ در اصل اپنے حالات کی اذیت کو ان دونوں نئے سرے سے سہ رہی ہے۔
وہ ابھی یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں ہے۔ چند دن اور گزریں گے وہ اس ادھیڑبن سے نکل آئے گی۔ ہاں بس تم اور عادل کوئی بھی فیصلہ کرنے میں جلدی مت کرنا۔"
"جی بہتر۔" رقیہ بھابھی سر ہلا گئیں۔ اور خالی مگ ٹرے میں ترتیب سے رکھ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔
یاور علی نے ایک اضمحلال سا محسوس کرتے ہوئے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔

☆ ☆ ☆

عباد گیلانی' یاور علی سے بات کرنے کے بعد اتنے مضطرب تھے کہ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح خود جا کر مومنہ کے آگے جھولی پھیلا دیں۔
انہیں لگ رہا تھا وہ حازم اور حوریہ کو نہیں بلکہ خود کو اور مومنہ کو نئے سرے سے جوڑ رہے ہوں۔
بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ سوچ رہے تھے تڑپ رہے تھے کہ شکستگی موت سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اس میں انسان بار بار مرتا ہے۔
پچھتاوا روح کا آزار ہے۔ روح اس میں بیسوں بار مرتی ہے۔
اے کاش وقت پیچھے دوڑ جائے۔ کچھ لمحے چرالوں اپنے لیے اسی احساس سے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے۔
"اے خدا۔۔۔! سب کچھ اپنے ہاتھوں سے کھو دینے کا دکھ مار ڈالتا ہے آدمی کو۔
تم نے مرجھائے ہوئے پھول کبھی دیکھے ہیں
دل کی قبروں پہ پڑے
ہجر کی لاش آنکھوں پہ دھرے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

Downloaded From
Paksociety.com

تم نے اکتائے ہوئے خواب کبھی دیکھے ہیں
درد کی پلکوں سے لپٹے ہوئے
گھبرائے ہوئے
تم نے بے چین دعائیں کبھی دیکھی ہیں
محبت کے کناروں پہ
بھٹکتی پھرتی
تم نے دیکھا ہے مجھے
کیا کبھی دیکھا ہے مجھے؟

وہ تکیے پر سر رکھے بے بسی کی زنجیر میں بندھا محسوس کر رہے تھے خود کو۔ امیر علی ان کے لیے پھل کاٹ کر رکھ گیا تھا' جوس دے گیا تھا مگر سب یونہی رکھا تھا۔ عاطمہ حسب عادت کچھ الجھی جھنجلائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں۔

"اس امیر علی کو تو عقل نام کو نہیں ہے۔ دل چاہتا ہے اس کوٹھی کے سارے ملازموں کو نکال باہر کروں۔"

عباد نے اپنے خیالات سے نکل کر آنکھیں کھولیں۔

"یہ دیکھو ذرا۔" عاطمہ کی نظریں ٹرالی پر رکھے کٹے ہوئے فروٹس پر پڑیں تو وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصے کے ساتھ امیر علی کو آواز دینے لگیں۔

"امیر علی۔"

"امیر علی۔"

امیر علی بھاگتا ہوا آیا۔

"یہ کیا ہے؟ اس طرح فروٹ کاٹ کر رکھ کر چلے جاتے ہیں۔ جانتے ہو تمہارے صاحب نہیں کھاتے اس طرح۔"

"وہ جی صاحب نے خود کہا تھا۔"

"اٹھا کر لے جاؤ۔ حازم آئے گا تو خود اپنے ہاتھوں سے کھلائے گا۔" انہوں نے حکم دیا۔ امیر علی جلدی سے ٹرالی گھسیٹتا ہوا باہر نکل گیا۔

"تم بھی مجھے اپنے ہاتھ سے کھلا سکتی ہو۔" عباد اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولے۔

عاطمہ نے ان کی طرف دیکھا پھر سر جھٹکا۔

"اب یہ چونچلے تو نہ کریں۔ بیماری میں تو آپ بالکل بچے بن کر رہ گئے ہیں۔ حازم ہی یہ ناز نخرے اٹھاتا پھرے۔"

وہ وارڈ روب سے اپنا نائٹ گاؤن نکال کر باتھ روم میں جا گھسیں۔

عباد گیلانی ایک ہلکی سانس بھر کر باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھتے رہ گئے۔

ماضی کی کوئی چاپ ہلکے ہلکے ذہن پر دستک دینے لگی۔ مومنہ کی نرم میٹھی آواز... دلبرانہ انداز۔

"عباد... آپ فروٹ کھائیں گے۔"

"کھالوں گا۔ موڈ ہو گا تو۔" ٹائی کی گرہ ٹھیک کرتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

"میں کاٹتی ہوں۔"

"اوہ... ان چونچلوں کا میں عادی نہیں ہوں ملازموں کی کمی ہے کیا۔"

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بیوی کے ہاتھ اور ملازم کے ہاتھ سے کھانے میں بہت فرق ہے۔" مومنہ سیب کی نفاست سے قاشیں کرتے ہوئے بولی۔ کتنے جتن کر رہی تھی وہ عباد کے بگڑے تیوروں کو ٹھیک کرنے کی۔ اس کے دل پر بے رحمی کے بادل کاٹنے کی۔

"ملازم کے ہاتھ کا کٹا ہو یا بیوی کے کیا فرق پڑتا ہے سیب تو سیب رہے گا کوئی اور شے تو نہیں بن جائے گی۔" اس نے برش اٹھا کر آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر بالوں کو سنوارتے ہوئے تمسخرانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

اس کی آنکھوں کے بھورے کانچ پر یکدم دھند سی چھا گئی۔

چھری پلیٹ پر رکھتے ہوئے وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"ہاں... کیا فرق پڑے گا۔ سیب تو سیب ہی رہے گا نا۔"

"او کے..." وہ پرفیوم کا اسپرے خود پر کرتا آئینے میں ایک نظر خود پر ڈالتا۔ کمرے سے نکل گیا۔

"عباد میں بابر کی طرف سے بے حد پریشان ہوں۔" عاطمہ باتھ روم سے باہر آکر لوشن اٹھا کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ اپنے خیالات سے چونک کر انہوں نے عاطمہ کو دیکھا۔

"کیوں؟ کیا ہوا ہے بابر کو۔"

"وہ بے حد لاپرواہ ہے اپنی اسٹڈیز (تعلیم) سے بھی اور بزنس سے بھی۔ ہزار بار کہا ہے حازم اکیلا ساری ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے ہے تم بھی جایا کرو آفس۔"

"ابھی وہ چھوٹا ہے آجائے گی عقل بھی اور سمجھ داری بھی۔"

"اب کہاں چھوٹا ہے۔" وہ لوشن ہاتھ پر ملتے ہوئے بولیں۔ "میں چاہ رہی ہوں عباد کہ اسے اسلام آباد ہی بھیج دوں۔ وہ وہاں کا آفس سنبھال لے گا۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی اسے کہیں بھیجنے کی۔" وہ خفگی سے عاطمہ کی بات کاٹ گئے۔

"ان دونوں کو میری نظروں کے سامنے رہنے دو۔"

"مگر یہ بھی تو دیکھیں۔ سارا بزنس اکیلے حازم نے سنبھال رکھا ہے۔"

"تم جو کہنا چاہتی ہو۔ وہ کھل کر کہو۔" عباد انہیں بغور دیکھنے لگے۔ تو عاطمہ نظریں چرا کر چپ ہی رہ گئیں۔

"تمہیں شاید یہ ٹینشن ہے کہ میرے مرنے کے بعد تمہارا سوتیلا بیٹا۔ پورے بزنس پر قابض نہ ہو جائے۔" عاطمہ کھسیا سی گئیں مگر بظاہر۔ چڑنے کا تاثر دیتے ہوئے شوہر کو دیکھا۔ تاہم دل ہی دل میں شوہر کی ذہانت کو سراہے بغیر نہ رہ سکیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا بے فکر رہو۔ حازم اس نیچر کا نہیں ہے۔ وہ خود نہیں کھائے گا بابر کو نوالہ پہلے کھلائے گا۔"

"اوہو... یہ آپ کیا الٹے سیدھے اندازے لگائے جا رہے ہیں۔ میں یہ کب کہہ رہی ہوں۔ حازم تو مجھے بابر سے بھی زیادہ عزیز ہے۔"

"ہاں ہونا بھی چاہیے۔ وہ تمہاری بے حد عزت کرتا ہے۔" وہ دھیرے سے بولے وہ کہنا چاہتے تھے کہ ہاں بس محبت نہیں کرتا۔ اس لیے کہ ہر شخص محبت کے قابل نہیں ہوتا۔

"خیر چھوڑیں اس بات کو... میں تو سوچ رہی ہوں حازم کی شادی کرنی چاہیے اب۔" وہ کلائیوں میں پڑے کنگن اتارتے ہوئے اپنے اصل مقصد پر آتے ہوئے بولیں۔ عباد نے متعجب ہو کر انہیں دیکھا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ اس کی عمر تو شادی کی ہی ہے نا۔"

"نہیں دراصل حیران اس بات پر ہو رہا ہوں کہ تم اتنا اچھا اچھا کیسے سوچنے لگی ہو۔"

"اچھا اب طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ برا مان کر بولیں۔ پھر بیڈ سے اتر کر سنگھار میز کے پاس جا کر ٹشو سے چہرہ صاف کر کے کریم لگانے لگیں۔ چند لمحے کی خاموشی کے بعد گویا ہوئیں۔

"دراصل لائبہ کا بھی گریجویشن مکمل ہو چکا ہے' آپ کہیں تو میں صبیحہ سے بات کروں۔ یوں بھی وہ صبیحہ اور مسعود کی اکلوتی بیٹی ہے ہمارے اسٹیٹس سے میل کھاتے ہیں۔ اور پھر سب سے بڑی بات دیکھی بھالی لڑکی ہے اور حازم کے ساتھ تو بے حد سوٹ کرے گی۔" وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھیں ساتھ ساتھ ٹشو سے گردن بھی پونچھ رہی تھیں۔ یکدم عباد کی طرف مڑ گئیں۔

"آپ جواب کیوں نہیں دے رہے۔ میں آپ سے کہہ رہی ہوں۔"

"سن تو رہا ہوں۔ مگر سمجھنے سے قاصر ہوں تمہارا مقصد۔"

"کیا مطلب۔" عاظمہ نے آنکھیں پھیلائیں۔ "میں کسی اور زبان میں بات کر رہی ہوں کیا۔ بھئی حازم اور لائبہ کے رشتے کی بات کر رہی ہوں۔" عباد گیلانی ہلکے سے کھنکار کر سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولے۔

"نہیں... حازم کسی اور میں انٹرسٹڈ ہے۔" وہ تکیہ ٹھیک کر کے لیٹتے ہوئے بولے۔ عاظمہ کے لیے یہ جملہ یقیناً"غیر متوقع اور اعصاب شکن تھا۔

"کیا... مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حازم نے مجھے تو نہیں بتایا۔"

"تم نے کبھی پوچھا۔" عاظمہ ایک لمحے چپ سی رہ گئیں ان کی ساری گرم جوشی جھاگ کی طرح بیٹھنے لگی۔ وہ خود بھی بیڈ کے کنارے آکر بیٹھ گئیں۔

"آپ کو اس نے بتایا ہے کیا کون ہے وہ لڑکی میرا مطلب ہے کہاں ہے۔ کیسی ہے کس خاندان سے تعلق ہے۔"

"جب حازم کی پسند کا معاملہ آجائے تو ساری باتیں بے معنی ہو جاتی ہیں۔ پسند کو اولیت دینا ہے نا کہ خاندان نام نمود اور جائداد کو۔"

وہ عاظمہ کی بات کاٹتے ہوئے بولے۔ ان کے لہجے میں اتنی سختی تھی کہ عاظمہ نے مزید کچھ کہنا عبث جانا۔

☼ ☼ ☼

حوریہ فضا کی طرف بے حد غصے اور ناراضی کے جذبات کے ساتھ آئی تھی۔ مگر جس طرح فضا اس سے لپٹ کر روئی۔ تڑپ تڑپ کر روئی اور اپنی پوری روداد سنائی... حوریہ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

یہ تو اچھا ہوا جہاں آرا گھر پر موجود نہیں تھیں فضا نے کھل کر اپنی تکلیف اسے بتائی۔

"بابر سے میں نے کہا تھا وہ تم سے کانٹیکٹ کر لے۔" فضا نے بات بتائی۔ "دراصل میں تم سے کس طرح رابطہ کرتی۔ میرا فون تو جہاں آرا نے ہتھیا لیا ہے۔ بہت مشکل سے میں بابر سے بھی بات کر پائی ہوں۔"

"مگر فضا تمہیں اس سے ملنے نہیں جانا چاہیے تھا۔"

"تو کیا کرتی اس نصیر سے شادی کر لوں۔ اس کے بچوں کو پالوں... اس کی ماں کی خدمت کروں اس کے گھر کے ہانڈی چولہا کرتے کرتے اپنی عمر گزار دوں۔"

وہ کرب سے چلائی پھر سخت بے بسی سے گلو گیر لہجے میں بولی۔

"میرے خواب سب بکھر رہے ہیں حوریہ میں بابر کو کیسے چھوڑ دوں۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ... انکل تمہاری شادی نصیر سے کیوں کریں گے۔ یہ تو جہاں آرا کا اپنا فیصلہ ہے نا۔ تمہارے ابا کا تو نہیں نا۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"حوریہ تم جہاں آرا کو نہیں جانتیں۔ وہ سو طریقے جانتی ہیں ابا کو منٹوں میں راضی کرنے کے۔"
"پھر بھی فضا' وہ باپ ہے تمہارا۔"
"تم کچھ نہیں جانتیں حوریہ حالات کی سنگینی کو۔ اگر جہاں آرا نے پوری بات کھول دی۔ ان کے سامنے۔"
حوریہ نے گھبرا کر فضا کو دیکھا۔
"پھر وہ خود مجھے نصیر کا ساتھ کل کے بیاہتے آج بیاہ دیں گے۔" حوریہ کی ریڑھ کی ہڈی تک میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ جس طریقے سے فضا نے نصیر کے حلیے' اس کے کردار کا نقشہ کھینچا تھا اسے جھرجھری آگئی۔
وہ دکھ سے سوچنے لگی کہ عورت کا ایک اٹھا ہوا غلط قدم اسے ہر خوش نما منزل سے دور کر دیتا ہے۔
وہ دکھ اور تاسف سے ---- پگھلنے لگی۔ اس کا سارا غصہ جانے کہاں جا سویا تھا۔ اسے فضا سے شدید قسم کی ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔
"کتنی بار مروں گی میں' اس سے تو بہتر ہے ایک بار ہی مر جاؤں۔ کچھ کھا کر ہمیشہ کے لیے سو جاؤں ---- یہ جھنجٹ ہی ختم ہو۔" وہ مسہری پر لیٹ گئی اور چھت کے پنکھے کو یوں تکنے لگی جیسے ابھی اس سے لٹک کر جان دینے کا پروگرام مرتب کر رہی ہو۔ حوریہ نے ذرا کراس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔
"حرام موت مرنا چاہتی ہو' پاگل ہو گئی ہو کیا۔"
"تو کیا کروں۔ زندگی بھی تو حرام ہو گئی ہے مجھ پر۔"
"دیکھو مایوسی کفر ہے۔ مرنے کا نہیں سوچو تم کہہ رہی ہو نا کہ بابر نے تمہیں امید دلائی ہے۔ وہ تم سے شادی کا سوچ رہا ہے۔ پھر کیوں مایوس ہو رہی ہو۔" مومنہ نے اسے دلاسا دیا۔
"اونہہ' وہ سوچے گا تب تک جہاں آرا جانے کیا کچھ کر ڈالے گی۔ میں بار بار بابر سے کانٹیکٹ نہیں کر سکتی۔"
پھر کچھ سوچ کر مسہری سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔
"میں تم سے یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ تم بابر سے بات کر کے پوچھو' ہاں اتنی ریکویسٹ (درخواست) کر سکتی ہوں کہ مجھے کوئی سستا سا ہی موبائل ارینج (دستیاب) کر دو پلیز دیکھو میرے ہاتھ میں تو پیسے بھی نہیں ہیں کہ موبائل لے سکوں۔" اس کی آنکھوں میں منت سماجت کیا کچھ نہ تھا۔ حوریہ ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے اس کی بے بسی سے اپنا دل کٹتا محسوس کرنے لگی۔
"او کے ---- موبائل تو نہیں' ہاں پیسے دے سکتی ہوں' اتنے کہ تم موبائل خرید لو خود ہی۔" فضا کا چہرہ چمک اٹھا' احساس تشکر سے اس نے حوریہ کا ہاتھ دبایا اور کہا۔
"میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی حوریہ۔"
"مگر وعدہ کرو۔ اس موبائل کا غلط استعمال نہیں کرو گی۔ اور یاد رکھنا بابر سے ملنے کی کوشش مت کرنا۔ اب کے اگر پکڑی گئی تو جہاں آرا تمہارا اسی دن نکاح پڑھوا کر نصیر کے ساتھ روانہ کر دیں گی۔" حوریہ نے اٹھتے ہوئے سمجھایا۔ "اسے تم میری نصیحت سمجھ کر پلو سے باندھ لو بابر قطعی قابل بھروسا نہیں ہے۔"
فضا نے اس کی بات کا برا نہیں منایا۔ بلکہ حوریہ کی یہ بات تو خود اس کا دل بھی قبول کر رہا تھا۔ بابر نے اس دن کے بعد سے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش ہی نہ کی تھی اور وہ صبح سے دو تین بار اس سے پی سی او جا کر رابطہ کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی مگر جواب ندارد۔ اس کا دل سخت کبیدہ خاطر ہو رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

حوریہ گھر لوٹی تو رقیہ بھابھی نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کہاں چلی گئی تھیں۔"
"امی آپ کو بتایا تو تھا فضا کی طرف جا رہی ہوں۔"
"تم تو گھوڑے پر سوار تھیں۔ رُک بھی نہیں سکی یوں بتایا اور بھاگ لیں۔"

حوریہ چادر اتار کر ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے رقیہ بھابھی کو دیکھتے ہوئے ہنسی۔

"کیا بات ہے' آج آپ کو میری فکر کچھ زیادہ ہی نہیں ہونے لگی۔"

"تم فری ہو جاؤ تو میرے پاس دو گھڑی آکر بیٹھو۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔" رقیہ بھابھی نے فریج سے دہی نکالا۔ ان کے چہرے پر بڑی سنجیدگی اور کسی حد تک سوچ کی لکیریں تھیں۔

"خیریت تو ہے' آپ تو اچھا خاصا سسپنس پھیلا رہی ہیں۔"

"تم اپنے روم میں جاؤ..... میں آتی ہوں۔"

"اوکے میں شاور لیتی ہوں اتنی دیر میں..... اور ہاں بھوک بہت لگ رہی ہے۔ پلیز کھانا بھی لگوا دیں۔" رقیہ بھابھی نے سر ہلا دیا۔ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کوئی پندرہ منٹ بعد وہ شاور لے کر نہایت تازہ دم محسوس کرتے ہوئے اپنے خوب صورت بال سہلا رہی تھی جب رقیہ بھابھی اس کے پاس آکر بیٹھیں۔ نیلے کڑھائی والے سوٹ میں وہ بے حد نکھری نکھری اور جاذب نظر دکھائی دے رہی تھی۔

رقیہ بھابھی نے اس پر ایک پیار بھری نگاہ ڈالیں پھر بغیر تمہید کے بولیں۔

"بات یہ ہے حوریہ کہ..... عباد گیلانی نے تمہارے لیے اپنے بیٹے حازم کا پرپوزل بھیجا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم ان کی بہو بنو۔"

مومنہ کمرے میں داخل ہوتے ہوتے رقیہ بھابھی کی بات پر ذرا دیر دروازے پر ہی رک گئی۔ اور بے اختیار حوریہ کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگی حوریہ کے لیے یہ بات بالکل غیر متوقع تھی اس کی سمجھ میں فوری طور پر نہیں آیا کہ وہ کیا رد عمل اختیار کرے۔ بس رقیہ بھابھی کی طرف دیکھتی رہ گئی۔

"دیکھو حوریہ۔ حازم یہاں آتا جاتا ہے۔ تم نے اسے دیکھا ہے۔ بظاہر تو وہ ایک ایکسپٹیبل (قابل قبول) لڑکا ہے مگر وہ فقط مومنہ کا بیٹا نہیں ہے۔ عباد کا بھی بیٹا ہے۔ میں اور تمہارے پاپا بہت اپ سیٹ ہیں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہے ہیں۔"

"اور..... پھوپھو۔" وہ یکدم بولی۔ پھر نظریں دروازے پر کھڑی مومنہ پر جا پڑیں تو وہ بیڈ سے میکانکی انداز میں اٹھی اور تحیر آمیز بے یقینی سے مومنہ کی طرف دیکھنے لگی۔

مومنہ اندر آئی اور سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں حوریہ حازم نے تمہیں پرپوز کیا ہے۔ وہ ذاتی طور پر خود بھی انٹرسٹڈ ہے۔" رقیہ بھابھی کمرے سے چلی گئیں۔ ان کے خیال میں مومنہ بہتر طور پر حوریہ سے بات کر سکتی تھی۔ ان کے خیال میں حوریہ مومنہ کے سامنے کھل کر اپنی رائے کا اظہار کر سکے گی بغیر ہچکچاہٹ کے۔ ادھر حوریہ رائے تو کیا دیتی۔ سوائے حیرت کے وہ کوئی رد عمل نہ دے سکی۔

"پھوپھو مگر یہ سب کیسے..... کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کیوں..... ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔" مومنہ نے اس کی ریشمی لٹ کو پیار سے اس کے کان کے پیچھے کیا اور اس کا خوب صورت چہرہ تکا۔

"میں گیلانی ہاؤس کے کسی فرد سے شادی کیسے کر سکتی ہوں۔" وہ یکدم اضطراری انداز میں رخ پھیرتے ہوئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

بولی۔
مومنہ ایک پل جیسے کسی اندرونی خلفشار کا شکار ہو کر اس کی پشت پر آبشار کی مانند پھیلے بالوں کو دیکھتی رہ گئی۔ مگر دوسرے پل مطمئن انداز میں بولی۔
"گیلانی ہاؤس کا یہ فرد۔ میرا بیٹا ہوتا ہے' میں اسے تم کو پسند کرنے سے روک تو نہیں سکتی۔" حوریہ مومنہ کی بات پر یکدم پلٹ کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔ جواباً" وہ مسکرائی۔
"ہاں وہ خود بھی یہی چاہتا ہے۔" پھر اپنے اندرونی اضطراب کو چھپاتے ہوئے۔ مسکرا کر بولی۔
"تم نظر انداز کیسے جانے کے قابل ہو بھلا۔ بھئی کیا کرے میرے بیٹے کا دل تم پر آ گیا نا۔"
"پھوپھو کیا ہو گیا ہے آپ کو۔" وہ جھینپ گئی۔ مومنہ۔ یکدم سنجیدگی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکتے ہوئے کہا۔
"رقیہ بھابھی اور عادل بھائی جو بھی فیصلہ کریں۔ مگر تمہاری رائے جاننا بھی ضروری ہے۔ وہ ماں باپ ہیں تمہارے' تمہارے بارے میں بہتر سوچیں گے۔"
"اور آپ۔۔۔" وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے ناراضی سے حوریہ نے سوال کیا۔
"ہاں میں بھی۔۔۔ مگر میں نے فیصلہ کا اختیار ان دونوں کو دے دیا ہے۔"
"کیوں؟ کیا آپ میرے لیے بہتر نہیں سوچ سکتیں۔" اس نے شکایتی نظروں سے دیکھا۔
"نہیں شاید میں ان حالات میں بہتر فیصلہ نہ کر پاؤں۔۔۔ بہر حال تم سوچ کر اپنی رائے ضرور دینا۔" پھر وہ بات کو سمیٹتے ہوئے بولی۔ "چلو آؤ کھانا کھالو تم میں اباجی کے روم میں ہوں۔ تم کھانا کھالو پھر وہیں آجانا۔ اپنے ہاتھ کی عمدہ سی چائے بھی بنا کر۔" وہ اسے تھپکتی کمرے سے نکل گئیں۔
مگر حوریہ کو لگا وہ اس کے اردگرد ایک نامانوس سی فضا تان کر گئی ہوں۔ وہ ڈھیلے انداز میں بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی۔

☼ ☼ ☼

حازم سگریٹ سلگا کر ٹیرس کی ریلنگ سے لگ کر ڈھلتی شام کا منظر یوں دیکھنے لگا جیسے اس میں وہ اپنے جذبات' احساسات کا عکس دیکھ رہا ہو۔ اس کی چمکتی آنکھوں کے بھورے کانچ کا رنگ جیسے ڈوبتے سورج کی شعاعوں میں مل گیا ہو اور ہر شے سنہری سی ہو گئی ہو۔
اس کا شرمو حیا سے سمٹا وجود چاند بن کر دھیرے دھیرے ابھر رہا ہو۔
دھیرے دھیرے اترتے اندھیرے میں اس کا اجلا اجلا وجود ابھر رہا ہو۔
"اوہو۔۔۔ تو یہاں نیچر سے فیسی نیٹ ہوا جا رہا ہے۔" بابر کی آواز اس کے خیالات کے تسلسل کو ایک چھناکے سے توڑ گئی۔
سگریٹ بجھاتے ہوئے وہ پلٹا۔
بابر بلیک ٹراؤزر اور لائٹ بلو ٹی شرٹ میں خاصا فریش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیروں میں لیدر کی سادہ چپلیں تھیں جس کا مطلب تھا وہ گھر میں ہی موجود تھا۔
"کبھی کبھی ایسا سواد اٹھا لینا چاہیے۔" وہ ابرو کو جنبش دے کر خود بھی اس کے ساتھ ریلنگ سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ حازم بے اختیار مسکراہٹ نہ روک سکا۔
"تمہاری اردو روز بروز کچھ زیادہ اچھی نہیں ہوتی جا رہی ہے۔ سواد۔" وہ ابرو کو جنبش دے کر ہنسا "لگتا ہے اردو

DOWNLOADED FROM PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

لٹریچر پر ان دنوں خاصا زور ہے۔"

"آہ... ہاں... کہاں فرصت ہے بندے کو۔" بابر نے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔

"ہاں... بڑی بہت ہو نا شاید۔" وہ ہلکے طنز کے ساتھ ہنسا۔ مگر بڑا محبت بھرا طنز تھا۔ بابر نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔ اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"بہت زیادہ۔" پھر ایک ٹھنڈی سانس کھینچتے ہوئے بولا۔ "چہرے پڑھ لو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں۔"

"ہاں مگر وہ بھی حسینوں کے۔" حازم نے ٹکڑا لگایا بابر بغیر برا منائے ہنسنے لگا۔

"آف کورس... اب بابا جی جیسوں کے چہرے تو پڑھنے سے رہا۔ عین جوانی میں' خیر یہ بتاؤ تم آج رومانٹک قسم کے ہیرو بنے ہوئے یہاں کیوں کھڑے ہو۔" پھر اس کے سراپے پر نگاہیں دوڑاتے ہوئے سراہا۔ "رومانٹک ہیرو لگ بھی رہے ہو ویسے۔"

"تمہاری اسی طرح کی باتیں مما کو ارینٹیٹ (چڑاتی ہیں) کرتی ہیں۔" حازم نے بات کو بدلنے کی غرض سے کہا بابر نے جلدی سے جواب دیا۔

"آئی سوئیر میں نے آج تک مما کو کسی رومانٹک فلم کی ہیروئن سے تشبیہ نہیں دی۔" پھر کیننگی سے ایک آنکھ دبا کر اور مسکرا کر کہا۔

"البتہ کسی ڈیٹیکٹو فلم بلکہ ہارر فلم کا کوئی کریکٹر کہہ سکتا ہوں۔"

حازم کے چہرے پر یک بیک سنجیدگی بلکہ کسی حد تک ناراضی پھیل گئی۔

"لنگوئج بابر... وہ ماں ہیں تمہاری اور ماں کا رشتہ مذاق کا نہیں ہے۔ یہ ایک معتبر رشتہ ہے ریسپکٹیبل (قابل احترام) اس کا لہجہ فہمائشی تھا بابر نے خفیف سے انداز میں ابرو اچکائے۔

"مجھے تو لگتا ہے آج کل تم... بزرگوں' صوفیوں کی گیدرنگ میں بیٹھنے لگے ہو بڑی صوفیانہ قسم کی باتیں شروع کر دی ہیں۔"

حازم متاسفانہ سانس بھر کر رہ گیا۔ تاہم جواباً" کچھ کہہ نہیں سکا ہاں اس کے ذہن میں یہ خیال ضرور آیا کہ یہ سب ماں کا دیا ہوا اعجاز ہے۔ مومنہ کے سینے سے لگنے کے بعد اسے احساس ہونے لگا تھا کہ ماں کوئی معمولی ہستی نہیں ہوتی۔ یہ سارے رشتوں سے الگ ہی رشتہ ہوتا ہے۔ بے غرض' بے ریا۔

ایسا پاکیزہ جس پر گرد پڑ ہی نہیں سکتی چاہے کتنے برس بیت جائیں' کتنے زمانے کتنے اندوہناک واقعات' کتنے حادثات گزر جائیں۔

یہ چہرہ نہیں بدلتا۔ اس کا رنگ ہمیشہ شفاف ہی دکھائی دیتا ہے۔

☆ ☆ ☆

رات کے کھانے پر عاطمہ حازم سے الجھ رہی تھیں۔ وہ پورے دن عجیب سلگتے احساس سے دوچار رہی تھیں' موقع ملتے ہی گویا حازم پر چڑھ دوڑیں۔

"تم نے مجھے بتایا تک نہیں کہ تم کسی لڑکی میں انوالو ہو۔ کسی کو پسند کرتے ہو۔ عباد کو بتا دیا اور میں اس گھر میں رہتے ہوئے بھی تمہارے لیے ان امپارٹنٹ پرسن (غیر اہم) تھی کہ تم نے مجھے بتانے کی زحمت تک نہ کی۔"

عباد گیلانی اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے T.V دیکھ رہے تھے پلٹ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف دیکھا۔ تاہم ناگواری کے باوجود بولے کچھ نہیں چائے کا گھونٹ بھرنے لگے۔ حازم کے لیے یہ حملہ قطعی اچانک تھا وہ فوری طور پر باپ کی طرف دیکھ کر رہ گیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کتنے افسوس کی بات ہے۔"

"ارے مما۔۔۔ یہ کوئی اتنا سیریس میٹر تو نہیں تھا بس میرا پرسنل ایشو ہے۔" بابر نے بھنویں اچکا کر ڈھیرے ڈھیرے فرائیڈ چکن لیگ کھاتے ہوئے عاطمہ اور پھر حازم کو دیکھا۔

"تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو۔ بات یہاں تک پہنچ چکی ہے۔۔۔ اس کا مطلب تو یہی ہوا ناکہ تم مجھے اب ماں کا درجہ دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ سگی ماں کیا مل گئی۔ ہم تو کھوٹے سکے ہو گئے۔" وہ سخت برا مان کر کھانے سے ہاتھ کھینچ گئیں۔

ان کے کھوٹے سکے کہنے پر بابر کو بے ساختہ ہنسی آ گئی۔ تاہم وہ ہنسی روک گیا بس ہلکے سے کھانس کر رہ گیا۔ عاطمہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"ویسے اسے کہتے ہیں اموشنل بلیک میلنگ۔" وہ خود کو بولنے سے نہ روک پایا۔

"تم چپ رہو۔ کوئی (بلیک میلنگ نہیں ہے میں ہرٹ ہوئی ہوں۔" حازم نے کھانا کھاتے ہوئے ان کو دیکھا۔

"میں نے اسے پال پوس کر اتنا بڑا کیا ہے' تو ظاہر ہے اس پر اتنا تو حق رکھتی ہوں۔" پھر عباد کو جتاتے ہوئے بولیں۔ جن کے لبوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"کوئی سمجھے نہ سمجھے' میں نے تو دل سے بیٹا سمجھا ہے' ہمیشہ اور ماں بن کر اسے پالا ہے۔" وہ کرسی دھکیل کر اٹھنے لگیں۔

"آپ کھانا تو کھالیں مما۔ ہم اس ٹاپک پر پھر بات کرتے ہیں۔" حازم انہیں روکا۔

"اب کیا بات کرو گے تم۔ تم باپ بیٹے نے اپنی مرضی کرلی۔ مجھے شامل کرنا گوارا نہیں کیا۔ یہاں تک کہ پرپوز بھی کر چکے ہو تم اسے۔ سب بالا بالا ہو گیا۔ اب ہم کیا بات کریں گے۔" وہ ناراض بناراض سی وہاں سے چلی گئیں۔ حازم ایک ہلکی سانس بھر کر خود بھی کھانے سے ہاتھ کھینچ گیا اور عباد گیلانی کی طرف دیکھا۔

"ایکچوئلی مما کو لائبہ کے ریجیکٹ ہونے کا صدمہ پہنچا ہے' وہ انہیں بطور بہو برسوں سے سوچتی آئی تھیں۔" بابر نے سوئٹ ڈش کا باؤل اپنی طرف کھینچتے ہوئے حازم پر انکشاف کیا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے لائبہ بھی بری نہیں ہے' ہم تمہارے لیے سوچ لیں گے۔" عباد گیلانی وہیل چیئر چلاتے ہوئے میز کی طرف آئے۔ بابر کو یکدم کھانسی آ گئی اس نے ٹرائفل کا بھرا ہوا چمچہ منہ میں لے جانے کی بجائے واپس کپ میں رکھا اور باپ کو شکایتی نظروں سے دیکھا۔ حازم نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے بابر کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا۔ تمہاری مام کا یہ خواب بھی پورا ہو جائے گا۔"

"ان کے خوابوں کی لڑکی کو میں اپنے گلے میں کیوں باندھوں پاپا۔۔۔ میرا دماغ ابھی اتنا بھی فیل نہیں ہوا۔" وہ دوبارہ ٹرائفل کھانے لگا۔ عباد گیلانی ہنسنے لگے۔

"میرا خیال ہے میں مما کو منا کر لاتا ہوں۔" وہ خفا ہو گئی ہیں حازم اٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹائم ضائع کرنا ہے۔ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔" عباد گیلانی بولے۔ مگر حازم عاطمہ کے روم کی طرف بڑھ گیا۔

☼ ☼ ☼

حوریہ ابھی کالج سے نکلی کہ اس کے موبائل پر فضا کی کال آ گئی۔ وہ پی سی او سے اسے فون کر رہی تھی اور روتے ہوئے اسے ارجنٹ بلا رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

"مگر تم ہو کہاں۔" فضا اسے ایڈریس بتانے لگی اور کہنے لگی کہ۔ میرا والٹ چوری ہو گیا ہے۔ بس میں سے کسی نے نکال لیا ہے میرے پاس آدھا گھنٹا ہے پھر اماں گھر پر پہنچ جائے گی۔ پلیز تم آجاؤ موبائل بھی نہیں ہے میرے پاس۔ پلیز حوریہ جلدی سے پہنچو۔" وہ لجاجت سے کہہ رہی تھی۔

"مگر یہ کہاں کا ایڈریس ہے۔"

"میں سمجھا دیتی ہوں۔ تم رکشا والے سے بات کرا دو میری۔"

"عجیب مصیبت ہے اس لڑکی کا جانے کیا ہو گا ساتھ میں میرا بھی۔" حوریہ الجھی الجھی سی رکشا میں بیٹھ گئی۔ خدا خدا کر کے اس جگہ پہنچی جہاں فضا نے اسے رستہ سمجھایا تھا۔ فضا اسے دیکھ کر جلدی سے اس طرف آئی۔

"آؤ میرے ساتھ۔" فضا اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے۔" وہ اردگرد دیکھنے لگی اکا دکا دکانیں تھیں اور ایک ادھ درمیانے درجے کا کیفے۔ فضا اسے اسی کیفے ٹیریا میں لے آئی۔

"بیٹھو۔" وہ پرانی میز کے گرد رکھی کرسیاں کھینچتے ہوئے بولی۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ اور یہاں تم کیوں آئی تھیں۔ کچھ پتا تو چلے۔"

"تم بیٹھو تو سہی۔ میں سب بتاتی ہوں۔" فضا کے چہرے پر ایسا کوئی پریشان کن تاثر نہ تھا جو وہ فون پر اسے دے رہی تھی۔ حوریہ اسے ناراض نظروں سے دیکھنے لگی۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم۔۔۔ گھر سے اتنے پرے شہر کے باہر خود کیسے نکل آئی ہو۔ کیسے جہاں آرا کو چکما دے آتی ہو۔"

"جان پر بند ہی ہو تو۔۔۔ عقل بھی کام کرنے لگتی ہے۔ جو کبھی نہ کیا ہو وہ کام بھی جرأت سے ہونے لگتے ہیں۔"

"ہاں اچھا فلسفہ ہے۔" حوریہ ڈھیلے ہاتھوں سے اپنا بیگ میز پر رکھ کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"کتنے پیسے چاہئیں تمہیں۔" پھر اردگرد نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔

"یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ مجھے تو یہ علاقہ بالکل اجنبی اور کسی حد تک خراب لگ رہا ہے۔" وہ اب کچھ ہراساں نظر آنے لگی۔

"میں یہاں دراصل بابر کے ساتھ آئی ہوں۔" فضا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔"

"بات تو سنو۔" فضا جلدی سے بولی۔ "دراصل میں اور بابر نکاح کا پلان بنا رہے ہیں وہ مجھ سے اس جمعہ نکاح کر رہا ہے۔ اور بابر کا کہنا تھا کہ یہ ساری باتیں میرا مطلب ہے نکاح کی ساری پلاننگ وغیرہ۔ سب تمہارے سامنے ہوں گی۔"

"مائی گاڈ۔" حوریہ کو اپنی اعصاب یکدم کھنچتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"نکاح وہ تم سے کر رہا ہے اور پلاننگ میرے سامنے ہو گی۔ تم ہوش میں تو ہو فضا یہ کیا بکواس ہے۔ یہ میٹر تم دونوں کا ہے۔ میرا نہیں۔"

"ہاں۔" فضا نے نظریں جھکائیں۔ "یہ بابر کی شرط تھی۔"

"وہاٹ۔۔۔ تم۔ تم اس گھٹیا آدمی کے ساتھ مل کر مجھے چیٹ کر رہی ہو۔" فضا یکدم بوکھلا گئی۔ اور بے ساختہ اپنا دفاع کرنے لگی۔

"نہیں حوریہ تم غلط سمجھ رہی ہو۔ ہمارا مقصد صرف تمہارے سامنے پروگرام مرتب کرنا تھا اور کچھ نہیں۔"

"تم یہ ساری باتیں مجھے فون پر بھی بتا سکتی تھیں اتنا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔" حوریہ اسے سخت

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

فہمائشی نگاہوں سے دیکھا اور اپنا بیگ اٹھانے لگی۔
"اس طرح بلاتے تو آپ تو پھر ہر گز نہ آتیں۔" بابر جانے کب ریسٹورینٹ میں آچکا تھا اُس کے پیچھے کھڑا تھا یکدم اس کے دائیں جانب آتے ہوئے بولا۔ حوریہ کرسی دھکیل کر اٹھ رہی تھی اس کے اچانک وارد ہونے پہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔
بابر ہمیشہ کی طرح تیز پرفیوم میں مہکتا ہوا تھا سینے پر بازو باندھے اسے نگاہوں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔ پھر مسکرا کر حوریہ کی تصحیح کی۔
"اسے چیٹ نہیں کہتے۔ سرپرائز کہتے ہیں۔" حوریہ غصے سے بیگ اٹھا کر اس پر ایک چلچلاتی نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔
"میرے نزدیک اسے دھوکا کہتے ہیں۔" پھر فضا کو متاسفانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی۔
"تم نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے فضا میں تمہارے لیے بے حد مخلص تھی۔ مگر تم نے مجھے اپنی غرض کے لیے استعمال کیا۔"
"نہیں حوریہ پلیز غلط مت سمجھو۔" فضا تڑپ کر کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھی۔
"بس ہم تمہارے سامنے نکاح کا پروگرام ترتیب دینا چاہتے تھے۔ ایکچوئلی (دراصل) بابر کا مقصد تھا کہ تمہیں جو غلط فہمی ہے اس کے بارے میں وہ دور ہو جائے۔" فضا ہڑبڑا کر بے ڈھنگے پن سے وضاحتیں دینے لگی۔
حوریہ کا دل چاہا زوردار قہقہے لگائے اور اس سے زیادہ دل چاہا کہ زوردار تھپڑ وہ فضا کے منہ پر دے مارے۔
"تو تم اس کی پارسائی مجھ پر ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔" پھر استہزائیہ آمیز انداز میں مسکرائی۔
"حالانکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میں تو فقط دوستی کی خاطر تمہارا ساتھ دیتی رہی۔" پھر ایک متاسفانہ سانس کھینچ کر بولی۔ "مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے ایک غلط لڑکی کا ساتھ دیا۔"
فضا بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھی۔ بابر نہایت اطمینان سے کرسی پر بیٹھا تھا۔ وہ جانے کو پلٹی تو فضا لپک کر اس کے سامنے آگئی۔
"حوریہ کیا ہو گیا ہے اس طرح تو مت جاؤ۔"
"فضا پلیز میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔"
"غصہ تم پر یقیناً "سوٹ" کر رہا ہے مگر غصہ عقل کو سلب کر دیتا ہے۔" بابر کرسی سے اٹھتا ہوا اس کی طرف گھوما
"یہاں رکشا یا کوئی کنوینس نہیں ملے گی۔ آئیے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔ باقی باتیں گاڑی میں ہوں گی۔"
اس نے عجیب مسکراتی نگاہوں سے دیکھا اور پلٹ کر یوں کیفے کے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے یہ یقین ہی تو ہو کہ وہ اس کے پیچھے چلی آئے گی۔ حوریہ نے سلگتی نظروں سے فضا کو دیکھا اور اسے سنانے کو بولی۔
"سوری میں نے اپنا رکشا رکوایا ہے' میں واپس اسی میں جاؤں گی۔ تم بصد شوق اپنی ہونے والی منکوحہ کے ساتھ جا سکتے ہو۔" فضا اس کے لہجے کی ناراضی اور برہمی پر جیسے تڑپ کر اسے دیکھنے لگی۔ جبکہ بابر رک کر حوریہ کی طرف مڑا۔
"اس رکشے کی میں نے پے منٹ کر دی تھی وہ جا چکا ہے۔" یہ اطلاع دے کر وہ کیفے سے باہر نکل گیا۔ حوریہ کے اعصاب پر گویا پتھر ہی پڑا تھا وہ دل ہی دل میں اسے خوب سناتی باہر آئی۔
وہ گلاسز آنکھوں پہ ٹکائے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا دونوں کا منتظر تھا۔
وہ ناچار پچھلی سیٹ پر فضا کے ہمراہ بیٹھ گئی بابر نے ویو مرر سے اسی کا تیا پانچا ہوتے دیکھا چادر کا کونا اس نے پیشانی تک لٹکا لیا تھا تاہم اس کی بھوری آنکھوں سے چھلکتا غصہ اور ناک کے گرد پھیلی سرخی اس کی دلی کیفیت کا پتا دے رہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
READING Section

تھی۔
اسی لمحے بابر کا دل چاہا فضا کو گاڑی سے اٹھا کر باہر پھینک دے اور اس کو لے کر کسی دور انجانے جزیرے پر نکل جائے۔
اس کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہو رہا تھا۔
اسے چھونے کا، پانے کا۔
اپنے سامنے بٹھا کر بس دیکھتے رہنے کا۔ بہت سی لڑکیاں اس کی زندگی میں آئیں، چلی گئیں۔
مگر جانے کیوں اسے لگا حوریہ کے لیے اس کا دل کمینگی کی حد کو چھو رہا ہو۔
"پلیز... بس مجھے یہیں اتار دیں۔"
حوریہ کسی مانوس سڑک کو دیکھ کر جلدی سے بولی۔
فضا نے گھبرا کر اسے دیکھا۔
"یہاں کہاں اترو گی۔ ہم کالج کے روڈ پر اتر جائیں گے نا، تم وہاں سے رکشا لے لینا۔" فضا کی بات پر اس نے رکھائی سے فضا کو دیکھا پھر بابر سے سختی سے بولی۔
"میں نے کہا نا یہیں روک دیں۔ میں یہیں اترنا چاہتی ہوں۔" بابر نے گاڑی کی رفتار کم کرتے ہوئے پوچھا۔
"کالج نزدیک ہی ہے۔ میں جانتا ہوں آپ اپنا ایڈریس تو مجھے بتائیں گی نہیں۔"
"سوری، میں کالج کے اطراف بھی آپ کے ہمراہ جانا اپنی اور اپنی درسگاہ کی توہین سمجھوں گی، برائے مہربانی یہیں روک دیں گاڑی۔"
اس کا لہجہ آگ اگلتا تضحیک آمیز ہو گیا۔ بابر کو یکدم اپنی کنپٹیاں سلگتی محسوس ہونے لگیں اس کا پیر بے اختیار بریک پر پڑا۔ حوریہ جھٹکے سے دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی اس سے پہلے بابر کچھ کہتا وہ سرعت سے ایک خالی رکشا کی طرف بھاگ لی۔
بابر لب بھینچ کر رہ گیا، پھر فضا کو دیکھتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں بولا۔
"تم بھی یہیں اتر جاتیں تو زیادہ بہتر ہوتا اسے اکیلا چھوڑ دیا تم نے۔"
مگر فضا جواب دینے کی بجائے بس حوریہ کو رکشے میں بیٹھتا دیکھتی رہی۔
بابر نے غصے سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

✡ ✡ ✡

سب کا خیال تھا وہ تھک کر دن بھر سوتی رہی ہے مگر دن تو کیا اس کی تو رات کی نیند بھی اڑی ہوئی تھی۔
وہ ایک خوف میں مبتلا تھی۔
آج کے اس واقعہ نے اس کے دل کے ارد گرد خوف کا ایک نادیدہ جال بن لیا تھا۔ اسے فضا کا بابر کے کہنے پر اسے ایک اجنبی ویران جگہ پر بہانے سے بلانا پھر بابر کا وہاں آجانا اور اسے ایسی ہوس زدہ نظروں سے دیکھنا... اسے ایک دم وحشت اور خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔
اس نے ایسے بہت سے قصے سن رکھے تھے کہ اکثر لڑکیاں اپنے بوائے فرینڈ کے ہاتھوں بلیک میل ہو کر اپنی فرینڈز کو دھوکا دیتی ہیں۔
"اوف تو کیا فضا بھی بلیک میل ہو رہی ہے بابر کے ہاتھوں۔ اگر ایسا نہیں تو اسے بلانے کا کیا مقصد تھا نکاح وہ دونوں کر رہے ہیں تو اس کو یہ بات فضا فون پر بھی بتا سکتی تھی۔ ایک اجنبی جگہ پر اسے بلانے کی کیا ضرورت

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی۔"

اسے یکدم بابر سے شدید نفرت محسوس ہونے لگی۔ بابر اسے مہذب چولے میں ایک بھیڑیا محسوس ہونے لگا۔ اس کی بظاہر خوب صورت آنکھیں اسے کسی شیطان کی آنکھوں سے مشابہ لگنے لگیں۔

"وہ آخر اس کے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے۔ وہ فضا تک محدود کیوں نہیں رہتا۔"

وہ اتنے بہت سے مضطرب سوالات کے آکٹوپس میں جکڑی ہوئی بے حد پراگندہ ہو رہی تھی۔ اسے یکدم ہی کسی ہمدردی کی طلب ہونے لگی۔ جس سے وہ یہ سب کچھ شیئر کر سکے۔

بے اختیار اس کی نگاہ مومنہ کے کمرے کی طرف گئی۔ مگر پھر گھبرا کر جیسے وہ یوں نفی میں سر ہلانے لگی گویا اپنے دل میں امڈنے والے کسی خیال کی نفی کر رہی ہو۔

"نہیں.... بلکہ میرا خیال ہے مجھے آج کے بعد فضا سے بالکل کنارہ کشی اختیار کر لینی چاہیے۔ اس سے کسی قسم کی ہمدردی بھی کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔"

وہ بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کر گئی۔ مگر جانے کیوں صبح اسے کالج جانے کے نام سے بے نام سی وحشت ہونے لگی۔

بابر کی نگاہیں اس کے دل کے اردگرد خوف کا جال بن رہی تھیں۔

اس نے زور سے آنکھیں بھینچ لیں اور قرآنی آیات کا ورد کرنے لگی۔

✡ ✡ ✡

"تم اپنی بیماری سے بہت فائدے اٹھا رہے ہو۔ اب تمہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی۔" وارڈ روب میں کپڑے ادھر ادھر کرتے ہوئے عاظمہ جھنجلا رہی تھیں۔ ان کا ہدف عباد گیلانی تھے۔ وہ اپنے جہازی سائز بیڈ پر دراز ایک اذیت سے دوچار تھے یہ اذیت ذہنی بھی تھی اور جسمانی بھی۔

صبح سے ہی ان کا پورا جسم ایک درد سے اینٹھ رہا تھا جیسے رگ رگ کو کوئی کند چھری سے کاٹ رہا ہو۔ ہڈیاں الگ اکڑ رہی تھیں۔

صبح آفس جاتے ہوئے حازم کو انہوں نے اپنی طبیعت کا کچھ نہیں بتایا۔ مگر شام ڈھلتے ہی انہیں احساس ہونے لگا کہ وہ بے حد تھک چکے ہیں۔ جسمانی اذیت اور اب گھنٹہ بھر سے یہ ذہنی آزار۔ انہوں نے بے بسی سے عاظمہ کو دیکھا اور نحیف آواز میں بولے۔

"اس وقت میرے پیش نظر بس حازم کی شادی ہے۔ باقی سب بے معنی ہے۔"

"ہاں تو ٹھیک ہے۔ میں ـــ کون سا Objection (اعتراض) کر رہی ہوں۔ تم نے تو یوں بھی بالا بالا سارے پرانے تعلقات استوار کر لیے۔ ایک اور سہی۔ بہو بھی سابقہ بیوی کی بھتیجی لا رہے ہو۔" وہ وارڈ روب زور سے بند کر کے پلٹیں۔

"تم نے تو یہ بھی بتانا گوارا نہیں کیا یہ تو حازم نے مجھے بتایا کہ اس کی کزن ہے۔"

"چلو حازم نے بتا تو دیا نا ایک ہی بات ہے اب اصولاً تو تمہیں ناراض ہونے اور اپ سیٹ (چڑنے) ہونے کی بجائے اس کی شادی کے لیے پرجوش نظر آنا چاہیے۔" عاظمہ ایک لمحے چپ ہو گئیں پھر اپنا غصہ اور جلن دباتے ہوئے تپے تپے لہجے میں بولیں۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ مگر ایک بات میری بھی سن لو عباد.... مومنہ کسی بھی رشتے سے گیلانی ہاؤس میں قدم نہیں رکھے گی۔"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عباد نے چونک کر اس کی طرف دیکھا دوسرے پل استہزائیہ آمیز انداز میں مسکرانے لگے۔
"تو تمہیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ حازم کی ماں ہو کر وہ کہیں یہاں نہ آجائے۔"
"ہاں' بالکل اس میں کوئی شک نہیں۔" پھر کندھے اچکاتے ہوئے بولیں۔ "اسے آنا بھی نہیں چاہیے۔"
"بڑے افسوس کی بات ہے عاطفہ۔۔۔ تمہارا دل اور ذہن کس قدر تنگ ہے' ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حازم کو تم مبارک دیتی اس کے ماں سے تعلقات استوار ہو جانے پر الٹا تمہیں یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ وہ کہیں گیلانی ہاؤس پر قابض نہ ہو جائے۔" وہ افسردہ سے ہو کر بولے۔
"تم مومنہ سے ابھی واقف نہیں ہو۔ تم اسے گیلانی ہاؤس میں کیا آنے سے روکو گی۔ وہ تو خود پلٹ کر ان راستوں پر دیکھنا بھی گوارا نہ کرے گی۔"
وہ یاسیت زدہ سے ہونے لگے پھر آنکھیں بند کر کے جیسے مومنہ کے تصور میں ڈوبتے ہوئے بولے۔
"تم اسے نہیں سمجھو گی۔ کبھی بھی نہیں سمجھ پاؤ گی۔" پھر جیسے خود سے بولے "میں بھی جب اسے سمجھ پایا تب تک میں اسے کھو چکا تھا۔ جیسے پانی پر لکھی کوئی تحریر مٹ جائے پھر چاہو بھی تو نہ لکھ سکو۔" عاطفہ ماں کے دل کی کیفیت سے بے خبر دل ہی دل میں عباد گیلانی کو کوس رہی تھیں۔ اور سوچ رہی تھیں کہ یہ شخص مرتے مرتے بھی اس کے اردگرد اپنے پرانے تعلقات کا جال بچھا کر جائے گا۔ جس کو چاہنے کے باوجود وہ کبھی کاٹ نہ سکے گی۔ بلکہ مکھی کی طرح اس جال میں الجھ کر رہ جائے گی۔ وہ عباد گیلانی پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گئیں۔
اور ادھر عباد گیلانی اپنے ہی خیالات کے خوشبو کے سفر میں گم عاطفہ کے وجود سے بے نیاز تھے ان کے ہمراہ مومنہ تھی۔

☆ ☆ ☆

جہاں آرا ابا کے ساتھ لگی بیٹھی تھیں باتوں باتوں میں وہ فضا کا ذکر لاتے ہوئے بولیں۔
"اب فضا کی شادی کا سوچنا ہے یا نہیں مجھے تو لگتا ہے آپ کو فکر ہی نہیں ہے۔"
"لے فکر کیوں نہیں ہے۔" ابا سگریٹ کی ڈبیا سے آخری سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے بولے۔
"لو پیکٹ بھی خالی ہو گیا۔" وہ خالی پیکٹ سے افسردہ ہو گئے "کہاں ہے زبیر۔ ذرا بلاؤ اسے سگریٹ تو منگوالوں۔"

"اوہو۔۔۔ میں فضا کی بات کر رہی ہوں۔ آپ کو سگریٹ کی پڑ گئی۔"
"ہاں تو سن تو رہا ہوں۔ اب فکر کرنے سے اس کی شادی تو نہیں ہو جائے گی۔ جب کوئی رشتہ آئے گا تب بات بنے گی نا۔ خود تو رشتہ ڈھونڈنے سے رہا۔"
ابا کو شاید سگریٹ کے خالی پیکٹ نے بدمزا کر دیا تھا۔ فضا کچن کے اندر ہی بیٹھی رہ گئی تھی۔ اماں اور ابا کی آواز یہاں سے صاف سنائی دے رہی تھی۔ اسی پل اس کا دل چاہا ابا سگریٹ کے بہانے جہاں آرا کے پاس سے اٹھ کر چلے ہی جائیں۔ اس کی سانسیں اٹکی ہوئی تھیں۔ خدا جانے اماں آگے کیا کہنے والی تھیں۔
"رشتہ ڈھونڈنے سے ہی ملے گا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے تو بیٹی چوکھٹ پر ہی بیٹھی رہ جائے گی۔"
"لاحول ولا۔۔۔ کیوں بیٹھی رہ جائے گی۔ ابھی ایسی کون سی عمر نکل رہی ہے۔"
"ہاں ہاں ابھی تو بہت ننھی ہے پانچ دس سال بٹھا سکتے ہو۔" جہاں آرا جھلس کر رہ گئیں۔ ابا سگریٹ کے مرغولے کو ہاتھ سے ادھر ادھر کرتے ہوئے جہاں آرا کو بغور دیکھا۔
"خیر تو ہے۔ آج فضا کی شادی تمہارے سر پر سوار ہو گئی ہے۔ ایسا کیا ہو گیا ہے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

"ماں ہوں۔ سوتیلی ہوں تو کیا ہوا۔۔۔ فکر تو کرنی ہے نا اور خاص کر جب ایسی باتیں سننے کو ملیں کہ کلیجہ ہل جائے۔" وہ کھسک کر ابا کے نزدیک آگئیں۔
ادھر فضا کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹتے چھوٹتے بچا اس نے جلدی سے گلاس ایک طرف رکھا اور کھڑکی کی جالی سے لگ کر ساری توجہ ابا اور جہاں آرا کی طرف کر دی۔
"باتیں کیسی باتیں۔" ابا چونکے۔
"آئے محلے کا کوئی لفنگا ہے جو اپنی فضا کے پیچھے پڑ گیا ہے ائے پتا نہیں کیا نام ہے یاد نہیں آرہا۔ نصیر نے ایک دفعہ اسے جالیا اور آپ کو تو پتا ہے نصیر فضا کی بڑی عزت کرتا ہے بس اس کی غیرت جوش میں آگئی اس نے اس لڑکے کی خوب ٹھکائی کر دی۔" ابا حیرت سے جہاں آرا کا منہ تک رہے تھے۔
"اتنا کچھ ہو گیا اور مجھے خبر تک نہیں۔" ان کے چہرے کے زاویوں میں آہستہ آہستہ کھنچاؤ آنے لگا۔
"کب کی بات ہے۔ تم نے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ میں اس لفنگے کی ٹانگیں توڑ دیتا۔"
"آئے ہائے ٹانگیں توڑ کر کیا دشمنی مول لینی ہے۔ بس نصیر نے اسے اچھا خاصا سبق دے دیا ہے۔" فضا رنج سے سن بیٹھی رہ گئی تھی۔
"زیادہ دن نہیں ہوئے دو چار دن پرانی بات ہے۔ بس میرا دل بہت ہی برا ہو گیا ہے اور سچ پوچھیں تو مجھے فضا کے پہننے اوڑھنے کے طور طریقے بھی پسند نہیں ہیں۔ فیشن کرے کون روکتا ہے۔ مگر اب ایسا کیا فیشن کر کے نکلنا گھر سے کہ لفنگے ہی پیچھے لگ جائیں۔"
فضا کو جہاں آرا سے اس حد تک کمینگی کی امید نہیں تھی۔ وہ کھلا اسے آوارہ اور بدچلن ثابت کر رہی تھیں۔ مارے غصے کے اس کے دماغ میں کھولن ہونے لگی تھی مگر اپنی بے بسی پر وہ کڑھ کر رہ گئی اور کچھ نہیں تو وہ گلاس وہاں پٹخ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔
ابا سخت طیش میں تھے۔
"نصیر آتا رہتا ہے کیا یہاں پر؟" ابا کے لہجے میں کھوج اتر آئی۔
"روز روز تو نہیں، وہ تو اتفاق سے آپا کے گھر میرے کپڑے رہ گئے تھے وہ دینے آیا تھا۔ اور بڑا ہی غصے میں ہو گیا تھا۔ کہہ رہا تھا خالہ فضا کو اکیلے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے میں اسے لینا چھوڑنا کر دیا کروں گا۔" جہاں آرا چھالیہ نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے بولیں۔ ابا نے سگریٹ کی خالی ڈبیا ایک طرف پٹخی اور مسہری سے اٹھ کر بیٹھ کر پیروں میں چپلیں ڈالتے ہوئے بولے۔
"فضا کو کالج والج جانے کی ضرورت نہیں ہے بس پڑھ لیا اس نے اسے کہہ دینا۔ گھر بیٹھے۔"
"ہائے بے چاری کا آخری سال ہے امتحانات سر پر ہیں۔"
"بس۔" ابا ہاتھ اٹھا کر جھڑکتے ہوئے بولے۔
"اسے کہہ دینا چپ چاپ گھر میں بیٹھی رہے اور ہاں تمہاری بتول آپا سے کہہ دو کوئی اچھا رشتہ ہو تو فضا کے لیے لے آئے۔ ان کے پاس تو آتے رہتے ہیں رشتے۔"
ابا کرتا جھٹک کر کھڑے ہو گئے اور بائیک کی چابی پکڑی اور باہر نکل گئے۔
"ارے بات سنیں۔" جہاں آرا پکارتی رہ گئیں۔ پھر ہاتھ جھٹک کر کرسی پر بیٹھ کر چھالیہ نکال کر منہ میں ڈالنے لگیں۔

✡ ✡ ✡

عباد گیلانی کی طبیعت اچانک بگڑ گئی تھی۔ عاظمہ نے حازم کو کال کر کے۔۔۔ عباد گیلانی کی طبیعت کے بگڑنے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کی اطلاع دی۔ حازم مومنہ سے ملنے کے لیے جارہا تھا۔ یہ خبر سن کر شدید پریشان ہو کر گاڑی ریورس کرنے لگا۔

"میں آرہا ہوں مما۔ بابر کہاں ہے۔"

"بابر کہاں ہوتا ہے کدھر ہوتا ہے خدا بہتر جانے تم آرہے ہونا۔"

"جی۔ بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔" وہ عاظمہ سے بات کر کے مومنہ کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

اس کے دل میں یکلخت یہ خواہش ابھری کہ کاش اس وقت اس کے ساتھ مومنہ ہوتیں۔

"ہیلو" دوسری طرف مومنہ نے کال ریسیو کی تو وہ اپنے خیالات سے نکل کر جلدی سے بولا۔

"مما سوری میں ابھی نہیں آسکتا آپ کی طرف' ایکچوئلی پاپا کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے میں انہیں ہسپتال لے کر جارہا ہوں۔" مومنہ کچھ کہتی وہ جلدی سے بولا۔

"مما پلیز پاپا کے لیے دعا کیجئے گا میں آپ کو کچھ دیر بعد کال کروں گا۔ بس آپ دعا کیجئے کہ سب ٹھیک ہو۔"

مومنہ اذیت آمیز احساس سے بیٹھی رہ گئی۔ لائن منقطع ہو چکی تھی۔ مگر حازم کے لہجے کا خوف' بکھراؤ مومنہ کے دل کے ارد گرد پھیل رہا تھا۔

اس نے ڈھیلے ہاتھ سے موبائل اپنے برابر صوفے پر رکھ کر صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر زور سے آنکھیں میچ لیں۔

"اب سب ٹھیک کیسے ہوگا حازم؟" یکدم اس کا دل چاہنے لگا وہ خود بھی ہسپتال جائے۔ حازم کے پاس جائے۔ اسے حازم اس وقت بے حد تنہا محسوس ہونے لگا۔

یہ سوچ اسے اضطراب میں دھکیلنے لگی۔ وہ اٹھ کر بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔ پھر صحن میں نکل آئی۔

کتنی لجاجت' کتنا خوف اور بے قراری تھی حازم کے لہجے میں۔

"مما آپ دعا کیجئے گا۔ سب ٹھیک ہو۔"

ایسا بکھراؤ جیسے کوئی قیمتی شے کے چھن جانے کا خوف رگ رگ سے لپٹ رہا ہو۔ جیسے سمندر کی اٹھتی موجوں سے الجھتے ہوئے کسی اپنے کو ساحل پر لاتے لاتے آدمی ہانپ رہا ہو۔

وہ شدید ترین احساس بے بسی محسوس کرتے ہوئے کٹ رہی تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اڑ کر حازم کے پاس پہنچ جائے۔

✡ ✡ ✡

بابر کے فون نے حوریہ کو شدید ڈپریشن میں مبتلا کر دیا تھا اس نے انجان نمبر سے کال کی تھی اور اس کے ریسیو کرتے ہی بولا۔

"آج آپ کالج نہیں گئیں۔" یوں گویا وہ اس کا بہت اچھا اور پرانا دوست رہا ہو۔ حوریہ کو اپنے اعصاب بکھرتے محسوس ہوئے۔ اس کا دل بے نام سے خوف سے لرزا۔ تاہم اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے اپنی ناگواریت ظاہر کی۔

"تو آپ میری جاسوسی کر رہے ہیں۔"

"جاسوسی تو نہیں۔ بس یونہی وہم سا ہوا تھا کہ شاید آج آپ کالج نہیں جائیں گی۔" اس کا انداز جتانے والا تھا۔

"کیوں ایسا وہم آپ کو کیوں ہوا میرے بارے میں۔" وہ حیران ہوئی۔ دوسرے پل سر جھٹک کر چڑتے ہوئے لہجے میں بولی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"میں آپ کو پہلے بھی وارن کرچکی تھی کہ آپ مجھے کال نہیں کریں گے۔ آخر آپ کے اور فضا کے معاملات میں میرا کیا عمل دخل۔ آپ کیوں مجھے کال کرتے ہیں۔"

"فضا۔۔۔! یہ فضا بیچ میں کہاں سے آگئی۔" وہ یکلخت کچھ اس ناگواری سے بولا گویا فضا کے ذکر سے اس کے حلق میں کوئی کڑواہٹ گھل گئی ہو۔ پھر اسی ناگواری سے بولا "میں نے فضا کو نے کا کوئی ٹاپک تم سے ڈسکس کرنے کے لیے فون نہیں کیا۔" پھر ہلکی استہزائیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔

"فضا کوئی ایسی معتبر ہستی نہیں ہے۔ جس سے میں خود کو منسوب کر کے خوشی محسوس کروں۔ فارگیٹ اٹ (یہ بھول جائیں) ہم دونوں کے درمیان کوئی تعلق تھا۔" وہ اطمینان سے کہتا اس کا اطمینان غارت کررہا تھا۔

"کیا۔۔۔کیا مطلب کیا آپ جمعہ کو نکاح نہیں کررہے ہیں فضا سے۔" وہ حیرت سمیٹ کر بے اختیار پوچھنے لگی۔

جواباً" وہ اتنے زور سے ہنسا کہ حوریہ کو ایسا لگا وہ فضا کا درپردہ مذاق اڑا رہا ہو۔ اسے تو اس کا قہقہہ ایسا ہی ہتک آمیز لگا تھا۔

"تم مجھے اتنا احمق سمجھ رہی ہو کہ میں نکاح کروں گا۔ فضا سے واؤ۔۔۔ اس سے بڑا اور کوئی جوک ہو سکتا ہے۔"

وہ اب بھی ہنس رہا تھا۔ پتا نہیں فضا پر یا اس کی حیرت پر۔

"تو وہ سب کیا تھا۔ جو پلان مرتب کیا جارہا تھا۔ اور جس کے لیے مجھے بلایا جارہا تھا۔ میرے سامنے وہ سب ڈسکس ہوتا تھا۔" وہ حیرت سمیٹ کر ناگواری اور غصے سے پوچھنے لگی۔

"صرف تمہیں بلانے کا مقصد۔ تم کو ایک نظر دیکھنے کی خواہش ہو رہی تھی۔ اور مجھے اور کوئی راہ دکھائی نہیں دے رہی تھی کہ تمہارا دیدار کیسے کیا جائے۔"

کچھ بات ہے اس کی فطرت میں
ورنہ اسے چاہنے کی خطا ہم بار بار نہ کرتے

"اوہ۔۔۔ یو۔" حوریہ یکدم بھبکی "تم۔۔۔ تم مجھے فضا سمجھ رہے ہو یا اس جیسی کوئی۔ جسے تم اپنا جال پھینک کر شکار کرلو گے۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔ ایسا اوچھا انداز اپنانے کی۔" اس کے غصے کو وہ بڑی نرمی سے پی گیا۔

"مسئلہ یہ ہے مس حوریہ کہ میں کیا جال پھینکوں گا۔ وہ کیا ہے کہ شکاری خود یہاں شکار ہو گیا ہے۔" وہ دھیمے سروں میں کہہ رہا تھا۔

حوریہ نے لائن منقطع کردی اور یکدم خود کو سہارا دینے کے لیے دیوار سے پشت ٹکالی اور یوں سانس لینے لگی۔۔۔ جیسے یہ سانسیں کب کی رکی ہوئی ہوں۔

یکلخت اسے اپنے پیر لرزتے محسوس ہونے لگے۔ ایک نادیدہ خوف دل کی دیواروں سے لپٹنے لگا وہ کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔ اسے لگا قیامت آچکی ہو اس کے ذہن و دل پر۔ بابر جیسے شخص کا اب اس کے پیچھے پڑنا کسی قیامت سے کم نہ تھا۔

اس کی باتیں سرسراتے سانپ کی مانند اسے اپنے وجود کے گرد لپٹتی محسوس ہونے لگیں۔ وہ وحشت زدہ سی سامنے دیوار کو گھورنے لگی۔

☼ ☼ ☼

مومنہ کے لیے یہ لمحے عذاب ثابت ہو رہے تھے وہ حازم سے فون کر کے عباد کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی۔ اس کی طبیعت کا معلوم کرنا چاہتی تھی۔ مگر اجنبیت کا ایک سرد سا رنگ اس کو اس اقدام سے روک دیتا۔ وہ بے بسی کی انتہا پر خود کو محسوس کررہی تھی۔ پھر وضو کر کے جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

یونہی بیٹھے بیٹھے جانے کتنی دیر ہوگئی کہ یکدم اس کا موبائل بج اٹھا۔

دوسری طرف حازم تھا جو عباد گیلانی کی خیریت کی اطلاع دے رہا تھا۔

اور مومنہ کو لگا جیسے بپھرتے سمندر میں یکدم ٹھہراؤ آگیا ہو۔

طوفان تھم گیا ہو۔ ہر شے معمول پر آگئی ہو۔ وہ مطمئن ہوگئی۔

"میں ابھی پاپا کے پاس ہی ہوں۔ کال بیک کرتا ہوں۔ فارغ ہو کر۔" مومنہ کے لب بے ساختہ مسکرا دیے۔

حازم فون رکھ چکا تھا مگر وہ یونہی کھڑی رہی ایک اجنبی سے احساس میں مبتلا تھی جسے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

یہ سکون کیوں محسوس کر رہی تھی۔

"ہاں شاید حازم کی خوشی کے لیے۔" دل نے گویا تاویل پیش کی۔

"ہاں وہ حازم کو خوش دیکھنا چاہتی ہے۔" اس نے جیسے خود کو یقین دلانا چاہا۔

"پھوپھو۔" حوریہ کے ہاتھ کا لرزتا ہوا لمس اپنے کندھے پر محسوس کر کے مومنہ چونک کر پلٹی۔ مگر جیسے ہی حوریہ پر نگاہ پڑی۔ وہ گھبرا گئی۔ حوریہ کا چہرہ خوف سے زرد پڑ رہا تھا۔ وہ لرز رہی تھی۔ مومنہ نے تشویش سے اسے تھاما۔

"کیا ہوا حوریہ؟"

حوریہ بامشکل جیسے خود کو سنبھال پا رہی تھی۔ مومنہ کے مہربان وجود کا احساس ہوا تو اس کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔

مومنہ کا چہرہ پانیوں میں گویا تیرنے لگا۔ وہ کسی ٹوٹی ڈال کی طرح مومنہ کے شانے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے پھوپھو۔ بہت ڈر۔"

"کیسا ڈر۔" مومنہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔ مگر وہ یوں رو رہی تھی جیسے کسی اندوہناک سانحے سے گزری ہو۔ وہ کہنا چاہ رہی تھی۔

بابر سے اس کی باتوں سے، اس کی آنکھوں سے۔

اسی کے کردار سے....

اس کے ارادوں سے....

مگر وہ روتی رہی....

مومنہ نے اسے رونے دیا۔ تاکہ وہ بولنے کے قابل ہو سکے پھر نرمی سے اس کے کندھے کو تھپکا۔

"چلو شاباش کمپوز کرو خود کو۔" مومنہ اسے لیے بیڈ پر آبیٹھی۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔ ڈر کیوں لگ رہا ہے، کس سے لگ رہا ہے۔"

حوریہ نے ایک سانس بھر کر پلکوں کو جھپک کر آنسو پونچھتے ہوئے خوف زدہ سی آواز میں کہا۔

"پتا نہیں پھوپھو ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی سنسان سڑک پر اکیلی رہ گئی ہوں۔ بالکل اکیلے اور سامنے سے ایک بھیڑیا آرہا ہے۔ خونخوار بھیڑیا ایسا لگتا ہے وہ مجھے کھانے آرہا ہے۔ ہاں پھوپھو وہ مجھے کھا جائے گا۔"

اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

مومنہ نے اس کی آنکھوں میں خوف محسوس کرتے ہوئے اسے خود سے لگالیا۔

مگر حوریہ چاہنے کے باوجود نہیں کہہ پائی کہ.... وہ بھیڑیا ایک انسانی روپ میں ہے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ پہلے فضا کو کھا چکا ہے۔ اب اسے کھانے آرہا ہے۔ اس بھیڑیا کا نام بابر ہے۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ جانے کیا کیا سوچنے لگتی ہو۔ اکیلے بیٹھی رہتی ہو نا۔ لو پانی پی لو۔" مومنہ اسے پانی کا گلاس تھماتے ہوئے ہلکی سرزنش کرنے لگی۔ پانی پی کر اسے یکدم اپنے حواس پر کنٹرول ہونے لگا تو اپنی اس بے اختیارانہ حرکت پر خفت سی محسوس ہونے لگی۔

تاہم اسے اتنا ضرور ہوا کہ مومنہ کے وجود سے لپٹ کر اسے گونا گوں سکون ملا تھا۔

"کوئی خواب دیکھ لیا تھا کیا۔" مومنہ پوچھنے لگی۔

"ہاں شاید۔" پلکیں جھپکاتیں۔۔۔ پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔

"بہت ڈراونا خواب۔"

مومنہ کچھ دیر اسے جانچتی نظروں سے دیکھتی رہی پھر جیسے کچھ اخذ کرتے ہوئے پوچھا۔

"حازم کے پرپوزل پر پریشان ہو گئی ہو کیا؟" وہ چونکی۔

اس طرف تو اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ بابر کی وحشت نے اسے ایسا جکڑ لیا تھا کہ وہ اس خوب صورت احساس کو بھول ہی گئی تھی۔ یکلخت حازم کے نام سے اس کے دل کی سکڑتی شریانوں میں گویا خون بھرنے لگا۔

اس کا ڈوبتا دل معمول پر آنے لگا جیسے ڈوبنے والے کو ساحل دکھائی دینے لگا ہو۔ ٹھنڈا میٹھا۔ پرسکون ساحل۔

حازم اسے ایسا ہی ساحل۔۔۔ ایک ایسا مضبوط خول محسوس ہونے لگا۔

ایک ایسا سایہ دار شجر دکھائی دینے لگا۔ جس کی پناہ میں آکر وہ یقیناً بابر جیسے بھیڑیے سے محفوظ رہ سکتی تھی۔

اس کی آنکھوں میں بھرا خوف دھیرے دھیرے زائل ہونے لگا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم حازم کے پرپوزل کی وجہ سے کچھ اپ سیٹ ہو گئی ہو۔"

"نہیں پھوپھو حازم تو بہت اچھے ہیں۔" پھر پلکیں اٹھا کر مومنہ کو دیکھ کر جیسے دھیرے سے بولی۔

"آپ مجھ سے حازم کے بارے میں رائے جاننا چاہتی تھیں نا۔ میرا مطلب ہے کہ اس کے پرپوزل کے بارے میں۔"

"ہاں پوچھا تھا مگر تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔" مومنہ نے سرہلایا۔

"اور اگر میرا جواب اقرار میں ہو تو۔۔۔" وہ عجیب طرح کی بے اختیاری میں کہہ گئی۔ مومنہ یکدم اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

"میں حازم سے شادی کرنا چاہتی ہوں پھوپھو۔" وہ یہ کہہ کر پلکیں جھکا گئی۔

مومنہ اپنی جگہ پر سن سی بیٹھی رہ گئی۔

☆ ☆

(باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں)

سرورق کی شخصیت

ماڈل	رانیہ
میک اپ	روز بیوٹی پارلر
فوٹو گرافی	موسیٰ رضا

Downloaded From Paksociety.com
READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY